اعمال رمضان

کتاب تحفہ رمضان سے انتخاب

مصنف

مفتی ابو سلمہ عبداللہ نعمانی

ناشر

مدرسہ مفتاح العلوم والاسلامیہ
جامع مسجد پیپلز چورنگی بطحہ ٹاؤن،
بلاک این،نارتھ ناظم آباد کراچی

﴿ اعمال رمضان ﴾

رمضان المبارک میں فرائض (فرض نمازوں) کے اہتمام کی خاص ضرورت ہے حدیث پاک میں ہے "رمضان المبارک میں ایک فرض کا ادا کرنا ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض کو ادا کرنا" گویا نیکیوں کا بھاؤ بڑھ جاتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ دینے بیٹھے ہیں اور ہم ہیں کہ اوقات برباد کر رہے ہیں فجر کی نماز ہماری سحری کھا کر سستی میں ہی صرف ہو جاتی ہے ظہر اگر ہوئی تو ٹھیک ورنہ جماعت اسکی بھی چلی گئی۔ عصر افطار خریدنے میں صرف ہو گئی مغرب کی جماعت افطار کرنے میں صرف ہو گئی اور عشاء اور تراویح افطار کی وجہ سے سستی میں گھر ہی پر پڑھ لی یہ تو ہمارے فرائض کا حال ہے۔ مظاہر حق میں لکھا ہے کہ جو شخص بغیر عذر کے بدون جماعت پڑھتا ہے اُس کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جاتا ہے مگر اس کو نماز کا ثواب نہیں ملتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم رمضان المبارک میں ایسا ٹائم ٹیبل بنائیں کہ خاص طور پر فرائض و واجبات اور عام طور پر دیگر معمولات میں سستی یا بازار کی نذر نہ ہوں بلکہ ان مختصر اوقات (۲۹، ۳۰ دن) کو ہم وصول کرنے والے ہوں۔

رمضان المبارک کے بارے میں حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس میں جو آدمی نفل نیکی کرے گا **اُسکا ثواب دوسرے زمانہ (رمضان کے علاوہ) کی فرض نیکی کے برابر ملے گا۔**

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذوق وشوق ایسا تھا کہ انہوں نے اپنی ساری توانائی و طاقت عبادات میں صرف کرنا طے کر لیا تھا۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود ساری بشارتوں اور وعدوں کے جن کا آپ ﷺ کو یقین تھا پھر بھی اتنی لمبی نماز (تہجد و دیگر نوافل) پڑھتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم آجاتا تھا۔ آپ ﷺ روکنے پر فرماتے کہ "کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں"

آہ! آج ہم عشق نبویؐ کے دعوے کرتے ہیں اور صرف میٹھی میٹھی سنتوں پر عمل کرتے ہیں اور مشقتوں والی سنتیں دوسروں کے لئے چھوڑے ہوئے ہیں۔ نماز پڑھنا تو بہت دور کی بات ہے نماز کو صحیح کرنے کی فکر ہم نے نہیں کی۔ دنیا کی ساری چیزوں کو سیکھنے کا وقت ہے اگر وقت نہیں ہے تو نمازیں سیکھنے کا

وقت نہیں ہے۔ اگر کسی سے نماز کی سنتیں پوچھی جائیں تو بغل جھانکے گا اور پھر بھی عشق نبویؐ کا دعویٰ ۔ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی نمازیں ایسی بنائیں کہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے میں وہ مزہ آئے جو دنیا سے ہمیں غافل کر دے اور اسی (اللہ کا) کا بنا دے۔ اس میں تجوید (قرآن صحیح پڑھنا) سے پڑھنا سیکھیں۔ رمضان کا مہینہ اس کام کے لئے بہترین ہے۔

کثرت نوافل در رمضان

رمضان المبارک کے علاوہ گیارہ مہینے جن نوافل کو پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی ان کو رمضان میں پڑھنے کی خوب کوشش کریں جیسا تہجد، اشراق، چاشت، اوابین، وغیرہ کا اہتمام ہو۔ سحری سے کچھ دیر پہلے اُٹھ کر چار، چھ رکعات ضرور پڑھ لیں اس وقت اللہ تعالیٰ دینے بیٹھے ہوتے ہیں۔ یہ بہت اہم نماز ہے اولیاء عظام کی روحانی ترقی میں تہجد کو بڑا دخل ہے۔ اس کے علاوہ صلوٰۃ التسبیح کا اہتمام ہو۔ جس کا طریقہ آگے آرہا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ آدمی جس طرح گذارتا ہے پورے گیارہ مہینے پر اُس کا اثر پڑتا ہے اگر نیک اعمال میں وقت گذارہ ہوگا تو پورا سال نیک اعمال میں گذرے گا۔ اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ: ان نوافل کے متعلق اپنی اپنی مساجد کے ائمہ اور مفتی صاحبان سے معلومات حاصل کر کے اُس پر عمل کریں۔

صلوٰۃ التسبیح

حضرت عبداللہ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا اے عباسؓ اے میرے محترم چچا کیا میں آپ کے دس کام اور دس خدمتیں کروں؟ (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتاؤ جس سے آپ کو دس عظیم الشان فائدے حاصل ہوں، وہ ایسا عمل ہے کہ) جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادیں گے (۱) اگلے بھی (۲) پچھلے بھی (۳) اور نئے بھی

(۴) اور پرانے بھی (۵) بھول چوک سے ہونے والے بھی (۶) دانستہ ہونے والے بھی (۷) صغیرہ بھی اور (۸) کبیرہ بھی (۱۰) اور علانیہ ہونے والے بھی (اور وہ صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورۃ پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہ کلمہ دس دفعہ کہیں پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمہ دس دفعہ کہیں پھر دوسرے سجدہ کے بعد بھی (کھڑے ہونے سے پہلے) یہ کلمہ دس دفعہ کہیں چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر دفعہ کہیں (میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ پڑھ ہی لیں۔ (معارف الحدیث بحوالہ سنن ابی داؤد)

ایک اور روایت :

حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حبشہ بھیج دیا تھا جب وہ وہاں سے واپس مدینہ منورہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں گلے سے لگایا اور ان کی پیشانی کا بوسہ دیا ور فرمایا میں تمہیں ایک (خاص) چیز دوں ایک خوشخبری سناؤں ایک بخشش دوں ایک تحفہ دوں؟ انہوں نے عرض کیا ضرور دیجئے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چار رکعت نماز پڑھو مراد الصلوٰۃ التسبیح ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک اور صلوٰۃ التسبیح

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں فرمایا کہ چار رکعت کی نیت

باندھ کر پہلے تکبیر تحریمہ کہیں پھر ثناء پڑھیں پھر پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھیں پھر اعوذ باللہ بسم اللہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں پھر دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر رکوع میں جائیں رکوع میں پھر ان تسبیحات کو دس دفعہ پڑھیں پھر قومہ میں دس دفعہ پڑھیں پھر سجدہ میں دس دفعہ پڑھیں پھر جلسہ میں دس دفعہ پڑھیں پھر دوسرے سجدے میں دس دفعہ پڑھیں اسی ترتیب سے چار رکعت پوری کریں اس طرح ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوںگی ہر رکعت کے شروع میں تسبیحات پندرہ دفعہ پڑھیں پھر قرأت کریں گے پھر رکوع سے پہلے اس تسبیحات کو دس دفعہ پڑھیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ رکوع اور سجدے میں پہلے تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھیں اس کے بعد مذکورہ تسبیحات کو پڑھیں۔

آپ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر اس نماز میں سجدہ سہو پیش آئے تو کیا اس کے دونوں سجدوں میں بھی یہ تسبیحات دس دس دفعہ پڑھیں؟ تو آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ ان کی مجموعی تعداد تین سو دفعہ ہے جو سجدہ سہو میں پڑھے بغیر پوری ہو جاتی ہیں۔ (ترمذی جلد نمبر ۱ ص ۶۳)

اس حدیث مبارکہ سے بھی صلوۃ التسبیح کی خاص ترغیب معلوم ہوئی لہٰذا اس نماز کے پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

☆ حضرت عبداللہ العزیزؒ بن داؤد جو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے بھی اونچے درجے کے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت کا طالب ہو اس کو صلوۃ التسبیح ضرور پڑھنی چاہیے۔

☆ حضرت ابوعثمان زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں غموں اور مصیبتوں کے وقت میں نے صلوۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا یعنی اس کے پڑھنے سے رنج و غم اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ (معارف السنن)

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ صلوۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے اور یہی صلحاء کا طریقہ رہا ہے کہ اس نماز کو ایک دوسرے سے لیا کرتے تھے یعنی اسکو ایک دوسرے سے سیکھتے اور حاصل کرتے اور اس کا معمول

بنایا کرتے تھے۔(بذل المجہود)

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا وقت

جن اوقات میں نفل نمازیں ادا کرنا مکروہ اور منع ہیں جیسے صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور عصر کے فرضوں کے بعد سے غروب آفتاب تک عین طلوع آفتاب، زوال اور غروب کے وقت اس نماز کو پڑھنا جائز نہیں ہے۔ ان کے علاوہ دن اور رات کے باقی تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے البتہ زوال کے بعد یعنی جب دو پہر کو آفتاب ڈھل جائے اس وقت ظہر سے پہلے یہ نماز پڑھنا بہتر ہے اس وقت کسی وجہ سے نہ پڑھی جاسکے تو جس وقت ممکن ہو رات میں یا دن میں اس کو پڑھا جاسکتا ہے۔ (شامی)

اس نماز کو روزانہ پڑھنا چاہیے یہ نہ ہوسکے تو ہر جمعہ کو یعنی ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہیے یہ بھی نہ ہوسکے تو سال میں ایک مرتبہ پڑھنا چاہیے یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لینا چاہیے حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہر جمعہ کو زوال کے بعد نماز جمعہ سے پہلے یہ نماز پڑھا کرتے تھے اس نماز کے بارے میں یہی درمیانی درجہ ہے لہٰذا جمعہ کو زوال کے بعد صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے۔

ذکر اللہ اور درود شریف کی کثرت

اُس کے علاوہ جب بھی ان اعمال مذکورہ سے وقت ملے تو ہم ذکر میں مشغول رہیں۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے ہم کثرت سے اللہ کے ذکر کا اہتمام کریں۔

حدیث پاک میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ''اس مہینے میں (رمضان میں) چار چیزوں کی کثرت کرو۔ جن میں دو چیزیں اللہ تعالیٰ کے لئے (جو اصل مقصود اور مطلوب ہے) اور دو چیزوں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں ہے۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے۔ اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو''

اس لئے علماء کرام نے لکھا ہے کہ آدمی ان چار کلمات کو یوں کثرت سے پڑھتا رہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ نَسْتَغْفِرُ اللهَ نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّار

ذکر میں استغفار کا اہتمام کریں۔ نیز کثرت سے درود شریف کا اہتمام ہونا چاہیے کہ اس سے عشق نبویؐ پیدا ہوتا ہے جو سنتوں پر زندگی کے آنے کا بہترین سبب بنتا ہے۔ نیز کلمہ طیبہ، تیسرا کلمہ اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ ہر وقت پڑھتے رہیں۔ اسکے علاوہ جو بھی ذکر یاد ہو اپنی زبان پر ہر وقت جاری رکھیں۔

بس اصل بات یہ ہے کہ ہم رمضان المبارک کو صحیح انداز میں وصول کرنے والے بنیں ورنہ رمضان گذرنے کے بعد افسوس کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

تعلق قرآن از رمضان

متعدد روایات سے یہ مضمون ثابت ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ کے دربار میں کلام پاک سے بڑھکر تقرب کسی چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔ (فرائض کی ادائیگی کے بعد)

امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ شانہٗ کی خواب میں زیارت کی تو پوچھا کہ سب سے بہتر چیز جس سے آپ کے دربار میں تقرب ہو کیا چیز ہے، ارشاد ہو کہ ''احمد میرا کلام ہے'' (قرآن کریم) میں نے عرض کیا کہ سمجھ کر یا بلا سمجھے۔ ارشاد ہوا کہ سمجھ کر پڑھے یا بلا سمجھے دونوں طرح موجب تقرب ہے۔

تراویح کے اہتمام کے علاوہ (جسکا مختصر تذکرہ تراویح کے بیان میں گذر چکا ہے) کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام ہونا چاہیے۔ ویسے تو روزانہ ایک مسلمان کا معمول تلاوت کا ہونا چاہیے کہ یہ قرآن شریف کا حق ہے بندہ پر۔ لیکن رمضان میں اسکا خاص اہتمام ضروری ہے۔ کیونکہ رمضان المبارک کو قرآن کریم سے خاص مناسبت ہے۔

قرآن کریم کا نزول رمضان المبارک کی ایک بابرکت رات (شب قدر) میں ہوا ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ

وسلم ہر سال رمضان میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے۔ (گردان کرتے تھے)

حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد گھر تشریف لے جاتے اور صبح تک نماز میں گذار دیتے تھے۔
حضرت عثمانؓ صرف رات کے اوّل حصے میں تھوڑا سا آرام کرتے اور پوری رات عبادت میں گذار دیتے ایک ایک رکعت میں پورا قرآن شریف پڑھ لیتے تھے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں روزانہ ایک قرآن کریم دن میں اور ایک رات میں ختم فرماتے تھے اور ایک قرآن کریم پورے رمضان میں تراویح کے دوران ختم فرماتے تھے گویا اس طرح پورے رمضان المبارک میں اکسٹھ (۶۱) قرآن کریم ختم کرتے تھے۔ اللہ اکبر کبیرا (اللہ ہمیں بھی اہتمام تلاوت نصیب فرمائے)

حضرت امام شافعیؒ رمضان المبارک میں دن رات کی نمازوں میں ساٹھ (۶۰) قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامیؒ رمضان المبارک کے دن رات میں روزانہ ایک قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے۔ گویا پورے رمضان میں ۳۰ قرآن ختم کرتے تھے۔

حضرت گنگوہیؒ کے متعلق لکھا ہے کہ ”یوں تو رمضان المبارک میں آپ کی ہر عبادت میں بڑھوتری ہو جاتی تھی مگر تلاوت قرآن کریم کا شغل خصوصیت کے ساتھ اتنا تھا کہ نمازوں اور نمازوں کے بعد تقریباً آدھا قرآن کریم ختم کرنے کا معمول رہا۔ واضح رہے اس وقت حضرت کی عمر ستر (۷۰) سال سے متجاوز تھی۔

اسکے علاوہ حضرت شیخ الہندؒ، حضرت شیخ الحدیث مولانا ذکریاؒ وغیرہم اور ان حضرات کے مشائخ کے معمولات ایسے تھے کہ ہم صرف تمنا ہی کرتے رہ جاتے ہیں۔ (اس سلسلے میں فضائل رمضان حضرت شیخ ذکریاؒ کا مطالعہ ضرور کریں)

اس پُرفتن دور میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں کہ جن کی رمضان کی راتیں رب تعالیٰ سے راز و نیاز کرتے ہوئے گذر جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دنیا کی فکر چھوڑ کر خاص طور پر اس مہینے میں دین کی فکر میں لگا دے کہ یہی حقیقی دولت ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت تلاوت قرآن کریم کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر قبول فرمائے۔ (آمین)

﴿ سنّتوں کا اتباع ﴾

رمضان المبارک بہترین موقع ہے کہ اس میں آدمی اپنی زندگی کے اندر خوشگوار اور انقلابی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے یہ طے کرے کہ سنّتوں پر زندگی گذارنی ہے۔ کھانا، پینا، سونا، جاگنا، بیت الخلاء جانا، نکلنا، مسجد جانا، نکلنا، بازار جانا، گھر جانا، نمازوں کی سنّتیں ان تمام معملات اور پورے چوبیس گھنٹے ایسے گذریں کہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ زندہ ہو رہا ہو۔ کہ اصل کامیابی اسی میں ہے۔ ان سنتوں کو سیکھیں۔ اور یہود و نصاریٰ کے طرزِ زندگی کو ہم ہمیشہ کے لئے چھوڑنے کا پختہ عہد کرلیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنّتوں کا اتباع نصیب فرما کر عشق نبوی نصیب فرمائے (آمین)

﴿ صدقات کی کثرت ﴾

رمضان المبارک میں زکوٰۃ کے علاوہ ہم نفلی صدقات کا زیادہ اہتمام کریں حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا دریا ویسے تو پورے سال موجزن رہتا تھا لیکن رمضان المبارک میں آپؐ کی سخاوت ایسی ہوتی تھی جیسے جھونکیں مارتی ہوئی ہوائیں چلتی ہیں۔ جو آپؐ کے پاس آتا اسکو نوازتے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص بھوکے کو روٹی کھلائے یا ننگے کو کپڑا پہنائے یا مسافر کو شب باشی کی جگہ دے حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے ہولوں (خوف) سے اسکو پناہ دیتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے کہ صدقہ حق تعالیٰ کے غصہ کو سرد کر دیتا ہے اور بری موت سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

یحییٰ برمکیؒ حضرت سفیان ثوریؒ پر ہر ماہ ایک ہزار درہم خرچ کرتے تھے تو حضرت سفیان ثوریؒ

سجدے میں اُن کے لئے دعا کرتے تھے کہ یا اللہ حیّیؒ نے میری دنیا کی کفایت کی تو اپنے لطف سے اسکی آخرت کی کفایت فرما۔ جب حیّیؒ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے خواب میں ان سے پوچھا کہ کیا گذری انہوں نے کہا کہ سفیان کی دعا کی بدولت مغفرت ہوئی۔ (یہاں صدقہ سے مراد صدقہ نافلہ ہے)

گناہوں سے بچنا

فضائل روزہ اور اعتکاف وغیرہم کے بیان میں گذر چکا ہے کہ روزہ رکھکر حرام سے افطاری کا وبال کیا ہے۔ نیز غیبت، جھوٹ، بہتان، طعنہ دینا، جھگڑا کرنا، گالی گلوچ کرنا یہ سب اعمال روزہ کی برکت کو ختم کر دیتے ہیں۔ (جس کا بیان حدیث کے حوالے سے گذر چکا ہے) اس مہینے میں ہم اپنے آپ کو خاص طور پر فضول بحث اور لغویات سے بچائیں۔ آج کل ایک عام مزاج ہے کہ مسجد میں اودھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے پھر اسکی غیبت اسپر الزام اُس سے جھگڑا اسکو گالی دی اس سے بچنے کی بہت ضرورت ہے۔ مسجد تو عبادت کی جگہ ہے اس میں ان سب باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر و تلاوت وغیرہ میں گذارنا چاہئے۔ اور رمضان کے اس مبارک مہینے کو اپنی مغفرت کا ذریعہ بنانا چاہئے۔ فضول بحث و مباحثہ اور لغویات میں پڑنے سے بہتر ہے کہ بندہ گھر جا کر سو جائے۔ اکبر الہ آبادی کا شعر ہے کہ

مذہبی بحث میں نے کی ہی نہیں　　فالتو عقل مجھ میں تھی ہی نہیں

نیز ہم اپنی عبادات پر نازاں نہ ہوں اور لوگوں کو حقیر نہ سمجھیں کہ فلاں تو مسجد میں نظر ہی نہیں آتا۔ تمہیں کیا پتہ وہ تنہائی میں عبادت کرتا ہو نیز اُس کے متعلق اللہ نے ہمیں ذمہ دار نہیں بنایا۔ ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیے دوسروں کو حقیر سمجھ کر اپنی عبادات کے متعلق حسن ظن میں مبتلا ہونا اپنے اعمال کو برباد کرنے کے برابر ہے۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحبؒ نے مسجد میں تہجد کے لئے اُٹھایا۔ میں نے اُٹھکر کہا کہ تہجد کا وقت ہے سب سو رہے ہیں (واضح رہے تہجد سنت ہے فرض نہیں) تو فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے عجیب نصیحت فرمائی کہ سعدی "ان کا سونا تیرے اُٹھنے سے بہتر ہے" گویا تو اُٹھکر انکی برائیوں

میں مبتلا ہو گئے جو حرام ہے لہٰذا اس عمل سے بہت بچنے کی ضرورت ہے کہ ہم کسی مسلمان کے بارے میں غلط باتوں میں مشغول ہوں۔

اسی طرح ہم اپنے گھروں سے ٹی وی، وی سی آر، ویڈیو گیمز وغیرہ ہم نکالیں کہ یہ آج کل سب سے بڑا بے حیائی فسق فجور اور بے برکتی کا ذریعہ ہے اپنے گھروں کو ان چیزوں سے پاک کریں اور اپنے گھروں کو اللہ کے حکموں اور نبی کریمؐ کی سنتوں سے آباد اور منور کریں۔

رمضان اور دعا

☆ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "رمضان المبارک کی ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں سے (جہنم کے) قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لیے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (الترغیب)

☆ روایت میں آتا ہے کہ افطار کے وقت کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (فضائل رمضان ۲۱)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک روایت سے ترغیب میں نقل کیا ہے کہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی پکارتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے متوجہ ہو اور آگے بڑھ اور اے برائی کے طلبگار بس کر اور آنکھیں کھول، اسکے بعد وہ فرشتہ کہتا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کی مغفرت کی جائے، کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اسکی توبہ قبول کی جائے کوئی مانگنے والا ہے کہ اسکا سوال پورا کیا جائے۔ (ترغیب)

☆ ایک روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرما دیتے ہیں کہ اپنی اپنی عبادتوں کو چھوڑ دو اور روزہ داروں کی دعا پر آمین کہا کرو۔ (فضائل رمضان ۲۶)

☆ حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ جب رمضان آتا تھا تو نبی کریم ﷺ کا رنگ بدل جاتا تھا اور نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا، اور دعا میں بہت عاجزی فرماتے تھے اور خوف غالب ہو جاتا تھا۔ (فضائل رمضان بحوالہ درمنثور)۔ ویسے بھی دعا کے فضائل قرآن وحدیث میں بے شمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ مانگنے والوں سے خوش ہوتے

ہے ورنہ مانگنے والوں ناراض ہوتے ہیں۔

لہٰذا ایسا بابرکت مہینہ جو مہمانوں کی شکل میں ہمارے درمیان آرہا ہے اور جس میں دعا کی بہت فضیلت ثابت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ خود گڑگڑا کر عاجزی کے ساتھ اپنے لیے، والدین، اساتذہ، مشائخ، ولاد محسنین اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت، آخرت کی کامیابی اور اللہ کی رضا مانگے۔

☆ حضرت عمرؓ حضورؐ سے نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں اللہ کو یاد کرنے والا بخشا ہوا ہے اور اللہ سے مانگنے والا نامراد نہیں رہتا۔ (بیہقی)

دعا کے متعلق کچھ ضروری آداب

☆ اللہ تعالیٰ شانہ کے لیے اخلاص یہ ضروری ہے اگر اخلاص نہیں ہوگا تو دعا قبول نہ ہوگی۔

☆ دعا کی قبولیت میں جلد بازی نہ کرے مثلاً یوں کہنا کہ "دعا کرتے ہوئے کافی عرصہ ہوگیا قبول ہی نہیں ہوئی" وغیرہ۔

☆ بہتر ہے کہ قبلہ رخ ہو کر دعا کرے۔

☆ دعا مانگنے سے پہلے اور بعد میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا یہ مستحب ہے۔

☆ دعا مانگنے کے اول و آخر میں آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا (اس سے دعا قبول ہوتی ہے)۔

☆ کسی دعا پر اصرار نہ کریں مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ تجھے میری اس دعا کو قبول کرنی ہی ہوگی۔

☆ اپنے گناہوں کا اقرار کرے۔

☆ پہلے اپنی ذات کے لیے دعا کریں، پھر ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا کرے۔

☆ دعا سے فارغ ہوکر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر دیں۔

﴿ دعا کا وقت ﴾

ویسے تو ہر فرض نماز کے بعد دعا ضرور کریں کیونکہ حدیث میں ہے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح تہجد کے وقت کے متعلق بھی حدیث میں ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے اس وقت بھی خوب دعا کریں، حدیث پاک میں ہے کہ ہر شب و روز میں ایک دعا مسلمان کی ضرور قبول ہوتی ہے اس لیے اس اہم ترین عبادت میں ہماری طرف سے کوتاہی نہ ہو۔ مانگنا اسی خالق و مالک و رازق سے ہے اور خوب مانگنا ہے۔

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے افطار کے وقت دعا یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابو داؤد شریف)

ترجمہ اے اللہ میں نے تیرے ہی واسطے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔

نیز حدیث پاک میں ہے کہ آپ علیہ السلام افطار سے پہلے یہ دعا مانگتے رہتے تھے۔

يَا وَاسِعَ الْفَضْلِ اغْفِرْلِيْ

ترجمہ: اے وسیع بخشش والے میری مغفرت فرما دیجئے

نوٹ: افطاری سے کم از کم 10-15 منٹ پہلے سب کام سے فارغ ہو کر اس اہم عبادت (دعا) میں ہمیں مشغول ہو جانا چاہیے۔ اور یہ دعا کا عمل صرف رمضان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ پوری زندگی ہمیں اس کو کرنا ہے۔ اگر اس وقت حزب الاعظم (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ) یا مناجات مقبول (حضرت تھانویؒ) پڑھ لیں تو بہت اچھا لیکن ترجمہ کے استحضار کیساتھ پڑھیں۔ اور اگر یہ نہیں ہوسکتا تو حسب ذیل دعا بزبان اردو ہے اسکو ہم استحضار اور دلجمعی کے ساتھ مانگنے کا اہتمام کریں۔ اس حقیر کو بھی اپنی مخصوص مشفقانہ و مخلصانہ دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں کہ بندہ عاصی انتہائی محتاج ہے۔ (مرتب)

خاص طور پر کچھ دعائیں ضرور مانگیں

اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے، ہمارے ماں باپ، بھائی بہن، اساتذہ، مشائخ، شاگردوں، بیوی، بچے اور ساری امت کے گناہوں کو معاف فرما۔۔۔۔ اے اللہ رمضان المبارک کی حقیقی قدردانی ہمیں نصیب فرما۔۔۔۔۔۔ اے اللہ گناہوں کی نفرت دلوں میں ڈال دے اور نیکیوں کا جذبہ پیدا فرما۔۔۔۔۔ اے اللہ آپ کی محبت دل میں پیدا فرما اور اسی پر زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔۔ اے اللہ سنتوں کو سیکھ سیکھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔۔۔ ہمارے دلوں کو اور ہمارے گھروں کو سنتوں کے انوارات سے منور فرما۔۔۔۔۔ ہمارے دلوں سے حسد، کینہ، بغض، عداوت اور عافیت سے فرما۔۔۔ امت میں جوڑ عطا فرما اور جوڑ والے اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔۔۔۔۔ اے اللہ عافیت سے ہمارے دلوں اور زندگیوں سے یہودیوں نصاری کے ناپاک طریقوں کو ختم فرما اور ان طریقوں کی نفرت ڈال دے۔۔۔۔۔ اے اللہ بیماروں کو شفائے کلیہ، عاجلہ، دائمہ، مستمرہ نصیب فرما۔۔۔ ہم سب کو حلال، پاکیزہ اور برکت والی روزی عطا فرما۔۔۔۔۔ اے اللہ ہمیں تقوی، ہدایت، عفت، پاکدامنی اور ساری مخلوق سے بے نیازی عطا فرما۔۔۔۔۔ اے اللہ ہمیں اپنی ذات کا محتاج بنا کر ساری مخلوقات سے بے نیاز کر دے۔ ہمیں مخلوق کا محتاج نہ بنا۔۔۔۔ اے اللہ آپ کی ذات پر کامل یقین نصیب فرما۔۔۔ مخلوق کا یقین دل سے نکال دے۔۔۔۔۔ اے اللہ علم نافع، وسعت والا رزق اور ہر بیماری سے شفا نصیب فرما۔۔۔۔ اے اللہ ہماری اولاد کو نیک اور صالح بنا، انہیں ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے چین وسکون کا ذریعہ بنا۔۔۔۔۔ انہیں علوم نافعہ، اعمال صالحہ، اخلاق فاضلہ اور عقائد حقہ کی دولت عظمی سے مالا مال فرما۔۔۔۔ اے اللہ اپنی شان ربوبیت سے انکی بہترین تربیت فرما۔۔۔۔۔ اے اللہ قرآن پاک کی تلاوت کی حلاوت نصیب فرما۔۔۔۔۔ ذکر کی لذت نصیب فرما۔۔۔۔ اپنی ذات کے ساتھ قرب خاص نصیب فرما۔۔۔۔۔ اے اللہ اسلام اور اہل اسلام کی حفاظت فرما۔۔۔۔ کفر وشرک کا خاتمہ فرما۔۔۔۔ اسلام اور اہل

اسلام کو غالب فرما۔۔۔کفر و شرک والوں کو مغلوب فرما۔۔۔۔اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریا سے پاک کر دے اور میرے زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے کیونکہ آپ آنکھوں کی چوری اور سینوں کے راز خوب جانتے ہیں۔۔۔۔اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں ایسے مکار دوست سے جس کی آنکھیں مجھے دیکھیں ا

اور اس کا دل میری ٹوہ میں لگا رہے، اگر کوئی نیکی دیکھے تو چھپالے اور برائی دیکھ لے تو اسکو پھیلاتا پھرے ۔۔۔۔اے اللہ مجھے فقر اور تنگ دستی سے بچالے۔۔۔۔۔اے اللہ ہمیں صحت، عفت، امانت، حسن اخلاق اور تقدیر پر رضامندی نصیب فرما۔۔۔۔اے اللہ مجھے علم دیکر بے نیاز کر دے (مخلوق سے) اور بردباری سے سرفراز فرما کر زینت بخش اور تقویٰ نصیب فرما کر بزرگی عطا کر اور عافیت بخش کر مزین فرما۔۔۔۔اے اللہ جو مقروض ہیں انہیں عافیت اور عزت کے ساتھ سبکدوش فرما۔۔۔۔اے اللہ ہر بلا سے عافیت نصیب فرما میرے دین اور دنیا کے معاملہ میں اور میرے اہل مال اور اولاد کے معاملہ میں۔۔۔۔اے اللہ آپ ہم سے راضی ہو جایئے اور اپنی رضامندی والے اعمال میں ہمیں لگا دیجئے اور ناراضگی والے کاموں سے ہماری حفاظت فرمایئے۔۔۔۔۔اے اللہ میں ایسی مالداری سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے تکبر پر ابھارے اور ایسے فقر سے پناہ مانگتا ہوں جو ذلتی میں ڈال دے۔۔۔۔۔اے اللہ موت سے پہلے پہلے موت کی تیاری کی تو فیق عطا فرما۔ جب ہم دنیا سے رخصت ہو رہے ہوں تو ہماری زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہو اور آپ سے ملاقات کا شوق غالب ہو ایسے فیصلے فرما۔۔۔قبر کی سختی اور عذاب سے حفاظت فرما۔۔۔۔پل صراط پر سے بجلی کی طرح پار فرما۔۔۔۔عرش کے سایہ کے نیچے جگہ نصیب فرما۔۔۔۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرما ۔۔۔۔ہماری اور ساری امت کی طرف سے حضور ﷺ پر ریت کے ذرات اور سمندر کے قطروں سے زیادہ اور بے انتہا رحمتیں نازل فرما اور ہم سب کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرما۔۔۔۔اے اللہ جن جن لوگو ں کے ذریعے آج تک ہمیں علم ملا ہے ان سب کو ہماری طرف سے انکے شایان شان بدلہ عطا فرما۔۔۔اے اللہ آسیب، سحر اور ہر قسم کی آفتوں سے پوری امت کی پوری پوری حفاظت فرما۔۔۔۔۔۔جو اعمال بھی

رمضان المبارک میں ہو رہے ہیں اسے ہماری نجات کا ذریعہ بنا۔ مزید عافیت اور اخلاص کے ساتھ اعمال کر کے نیکی کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعاؤں کو اپنے فضل وکرم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے قبول ومقبول فرما۔

☆ پہلا عشرہ ختم ہونے قریب ہو تو یوں دعا کرے:

اے اللہ! رمضان المبارک کا رحمت کا یہ عشرہ ختم ہونے والا ہے ہم نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کو آپ کے حضور پیش کر کے ہم رحمت کے مستحق ہو سکیں۔۔۔۔ اے اللہ اس عشرے میں جو کوتاہیاں ہوئیں اپنے فضل وکرم سے درگزر فرما کر ہمیں بھی رحمت کا مستحق بنا دے اے اللہ جب آپ اپنے برگزیدہ بندوں پر اس عشرہ میں رحمت برسائیں تو ہم گنہگاروں کو محروم نا فرمانا آپ بلا استحقاق ہمیں بھی رحمت میں ڈھانپ لیں۔

☆ دوسرے عشرہ ختم ہونے کو قریب ہو تو یوں کہیں:

اے اللہ! ماہ رمضان کا مغفرت کا عشرہ ختم ہونے والا ہے۔ ہم نے اس میں کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو ہمیں آپ کی مغفرت کا مستحق بنا سکے۔ اے اللہ بغیر استحقاق کے محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں اور ہمارے اہل وعیال کو مغفرت کا پروانہ عطا فرما۔

☆ آخری عشرہ کے ختم ہونے کے قریب یہ دعا کریں:

اے اللہ! اس آخری عشرہ میں آپ بے شمار مخلوق کو جہنم سے خلاصی عطا فرمائیں گے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے اہل وعیال، ماں باپ، اساتذہ، مشائخ، شاگرد اور تمام امت کو جہنم سے خلاصی عطا فرما۔۔۔۔ اے اللہ! ہم نے تو اپنے گناہوں سے اپنے آپ کو جہنم کا حقدار بنا دیا ہے۔ ہم میں جہنم کا عذاب سہنے کی طاقت نہیں ہے۔ اگر آپ نے جہنم میں ڈال دیا تو بچانے والا کوئی نہیں ہے۔ محض اپنے فضل وکرم سے بغیر استحقاق کے ہمیں اور ساری امت کے لیے جہنم سے آزادی کا فیصلہ فرما۔

ان دعاؤں کو خاص اپنا معمول بنائیں

رمضان المبارک کی آمد سے پہلے (رجب سے پہلے) ہی آپؐ اس دعا کو خوب پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت ڈال دے اور ہم کو رمضان المبارک تک پہنچادے۔

رمضان المبارک کی اہم دعا آپؐ صحابہ کو سکھاتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ وَسَلِّمْ رَمَضَانَ لَنَا وَسَلِّمْهُ لَنَا مُتَقَبَّلاً.

ترجمہ: اے اللہ ہم کو رمضان کے لیے صحیح سالم بنا اور رمضان کو ہمارے لیے صحیح سالم بنا کر اور رمضان کو سلامتی والا بنا ہمارے لیے قبولیت والا بنا۔

اس دعا کو خاص طور پر رمضان کے دن ہر نماز کے بعد پڑھنے کا اہتمام کریں۔

عبداللہ ابن عباسؓ کو آپ علیہ السلام نے سوال کرنے پر یہ دعا بتلائی آپؐ ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں میرے دین، دنیا، اہل (بال بچے) اور مال میں

فائدہ: بہت جامع دعا ہے پوری زندگی کا معمول بنالیں مجرب دعا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھے سوال کرتا ہوں ہدایت، تقوی، پاکدامنی اور ساری مخلوق سے بے نیازی کا۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

ترجمہ: اے اللہ! میری مدد فرما میرے ذکر اور شکر اور تیری حسنِ عبادت پر (اخلاص پر)

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور ہمارے خوف کو امن سے بدل دے۔

جامع دعا ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ

یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی محبت کا اور ان لوگوں کی محبت کا جو آپ سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس عمل کا جو آپ کی محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ آپ کی محبت میرے نفس، میرے اھل اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ مجھے عطا فرما دیجئے۔

ایک اور عافیت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخَطِکَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ موجودہ نعمت جاتی رہے۔ اور تیری عافیت مجھ سے اپنا رخ پھیر لے اور تیری ناگہانی عذاب سے اور تیرے تمام غصہ کے اسباب سے۔